سوال

(474)بیماری کی وجہ سےچھوڑوں روزوں کی قضاکی جگہ صدقہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ بڑی عمر کی ہیں، رمضان سے کچھ پہلے بیمار ہوگئیں، اور بیماری نے انہیں بہت نڈھال کر دیا، وہ رمضان کے صرف پندرہ روزے ہی رکھ سکی ہیں، اس کے بعد انہیں روزے رکھنا بہت مشکل ہوگیا، حتی کہ اب وہ قضادینے کی طاقت بھی نہیں رکھتیں، توکیا ان کی طرف سے صدقہ دے دینا درست ہے؟ اس غرض سے روزانہ کا کتنا صدقہ دیا جائے؟ خیال رہے کہ میں ہی ان کی کفالت کرتا ہوں۔ اگر والدہ کے پاس صدقہ کے لیے کچھ نہ ہو توکیا میں ان کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بہت زیادہ بڑھاپے یا ایسی بیماری جس سے صحت یابی کی امید نہ ہو، کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، تو اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے، روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ١٨٤ ... سورة البقرة

''اور جو لوگ روزہ پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ فدیہ دے دیں، ایک مسکین کا کھانا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ بڑی عمر کے بوڑھے مرد اور عورت کے لیے رخصت کے طور پر نازل ہوئی ہے کہ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (صحیح بخاری، کتاب التقسیم، سورة البقرة؛4235المستدرک للحاکم: 606/1، 1606، 1607)

لہذا آپ کی والدہ کے ذمے یہ ہے کہ وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے، جو طعام علاقے میں معروف ہے۔ اگر وہ انتہائی مسکین ہوں نہ دے سکتی ہوں تو ان کے ذمے کچھ نہیں ہے، اور اگر آپ ان کی طرف سے کھلائیں تو یہ بہت بڑا احسان ہے اور اللہ عزوجل احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 365

محدث فتویٰ